روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۲۹-۴۶۲۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۷۶ بدھ ۲۴ - شوال ۱۴۱۴ھ ' ۶ - شہادت ۱۳۷۳ ھش ' ۶ - اپریل ۱۹۹۴ء

بیوی کے ساتھ جسکی معاشرت اچھی نہیں۔ وہ نیک کہاں؟

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (-) تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدو کوب کرے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اپنی دعوت الی اللہ کو ذکرِ الٰہی سے معمور کر دیں

کسی خاص موقع یا خاص مقصد کے لئے ذکر الٰہی نہ کریں بلکہ ہر وقت اور ہر موقع پر ذکر الٰہی جاری رکھیں

اگر ذکرِ الٰہی دل میں پیدا ہو تو نماز اس سے الگ ہو ہی نہیں سکتی

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵۔ مارچ ۱۹۹۴ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۲۵ مارچ۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ اپنی دعوت الی اللہ کو ذکر الٰہی سے معمور کر دیں۔ اس سے خدا تعالیٰ آپ کی کوششوں میں ایسی برکت ڈال دے گا جس کا آپ نے کبھی تصور بھی نہ کیا ہو گا۔ حضرت صاحب نے ذکر الٰہی اور نماز کے تعلق میں نماز کے قیام پر خاص زور دیا۔ حضرت صاحب نے فرانسیسی زبان سیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے سیالکوٹ کی جماعتوں کو خطاب کرتے ہوئے خدا کے پیغام سے چمٹ جانے کی نصیحت فرمائی۔

خطبہ کے آغاز میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ جو دل اللہ کی یاد سے غافل ہو اور دنیا کے سوا اس کی کوئی بھی خواہش نہ ہو اس کے ہر علم کی انتہا بھی دنیا ہی بن جاتی ہے۔ حد یہ ہے کہ آج کی دنیا کی سائنسی تحقیقات کے پیچھے بھی دنیا کمانے کی ہی حرص ہوتی ہے۔ بڑی بڑی کمپنیاں اربوں ڈالر اس مقصد کے لئے خرچ کرتی ہیں کہ اس کے نتیجے میں کوئی مالی فائدہ حاصل ہو۔ بڑی طبی ایجادات پر بھی اسی لئے پیسہ لگایا جاتا ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو آج ایڈز کے علاج پر شاید ہی اتنی رقم خرچ ہو سکتی ان تحقیقات کا مقصد یہی ہے کہ کوئی ایسی دوا ایجاد ہو جائے جو دنیا بھر میں بیچی جا سکے۔ اور مالی منافع حاصل کئے جا سکیں۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اموال کا ذکر پہلے کیوں کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے کہ اموال کی جدو جہد ہی اصل چیز ہے۔ اموال کی محبت کے آگے اولاد کی محبت بھی ثانوی حیثیت اختیار کر جاتی ہے۔ دنیا میں بے شمار لوگ ایسے ہیں جن کے ذہن میں جتنے اموال گھومتے رہتے ہیں اس نسبت سے اولاد کا فکر بہت کم ہوتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا لوگ مجھ سے ملنے آتے ہیں۔ تعارف ہوتا ہے پتہ چلتا ہے کہ میاں بیوی دونوں کما رہے ہیں۔ ایسے لوگ جو قرضوں تلے دبے ہیں یا اور اہم ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے۔ اس لئے میاں بیوی دونوں نوکری کرتے ہیں ان کی بات تو قابل فہم ہے میں ان کی بات نہیں کر رہا۔ لیکن ایسے لوگ جو دولت کے اعتبار سے مستغنی ہوں ان کے بچوں کا جب پوچھا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ بچوں کی نگہداشت کے لئے کوئی خاتون یا کوئی اور بطور Baby Sitter رکھا ہوا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ایک بار مجھے مشرق وسطیٰ سے ایک خاتون کا فون آیا کہ مجھے پتہ لگا ہے کہ آپ مجھ سے ناراض ہیں میں نے کہا میں تمہارا نام لے کر تو ناراض نہیں ہوں۔ تمہارا خاوند اچھا بھلا کماتا ہے تمہیں کوئی پیسے کی ایسی ضرورت نہیں پھر تم کیوں اپنے بچوں کو چھوڑ کر دنیا کے پیچھے پڑی ہوئی ہو۔ اس نے سعادتمندی سے فوراً وعدہ کیا کہ وہ اس سلسلے کو ترک کر دے گی۔

امامت کی برکت حضرت صاحب نے فرمایا کہ امامت کی برکت سے ساری دنیا کی جماعت ایک خاندان کی حیثیت رکھتی ہے بہت سے لوگ اپنے ذاتی معاملات میں بھی رہنمائی کے لئے لکھتے ہیں اس لئے امام جماعت کی جتنی نظر ان امور پر ہو سکتی ہے اور کسی کی نہیں ہوتی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کے علاوہ میں ذاتی تعلق کی وجہ سے جستجو بھی کرتا ہوں اور ایسے انسانی مسائل جو دوسروں کے لئے حل کرنا شاید دو بھر ہوں وہ جماعت کی مدد سے از خود آسان ہو جاتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

باقی صفحہ ۴ پر

شکریہ احباب

○ محترم قاضی منیر احمد صاحب مینیجر ضیاء الاسلام پریس و پرنٹر روزنامہ الفضل ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کی خوش دامن محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ کے انتقال پر جملہ احباب جماعت اور افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ کی طرف سے مختلف رنگ میں تعزیت کا اظہار کیا گیا ہے۔ ملاقاتوں اور خطوط اور پیغامات کے ذریعے احباب و خواتین نے ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ ان سب کا فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔

لہٰذا خاکسار الفضل کے ذریعے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور خوش دامن محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ کی بخشش اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد اسماعیل خالد صاحب حال فرینکفرٹ مورخہ ۴۔ اپریل ۹۴ء کو جرمنی میں وفات پا گئے ہیں۔ آپ محترم مولانا نورالحق انور صاحب کے ہم زلف تھے۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ صائمہ خالد بنت مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب نائب وکیل تعمیل و تنفیذ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں کلاس ہفتم میں ۹۰۰ میں سے ۷۷۰ نمبر حاصل کر کے تمام سیکشنوں میں مجموعی طور پر اول آئی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ عزیزہ کی یہ کامیابی اس کی مزید دینی و دنیاوی کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۶- شہادت ۱۳۷۳ ہش
۶- اپریل ۱۹۹۴ء

اللہ کا عطا کردہ سکون

اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یکسانیت کسی بھی جگہ میسر نہیں آسکتی- لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ انسان ہمیشہ دگرگوں حالات سے ہی پریشان رہے- پریشانی کا ہونا یا نہ ہونا ایک اندرونی کیفیت ہے- حالات تو بیرون سے تعلق رکھتے ہیں- لیکن انسان کے اندر اس کا دل ہے اور اس کا دل ان تمام باتوں کو جس طرح محسوس کرتا ہے اسی طرح وہ اس کے لئے ظہور پذیر ہوتی ہیں- اگر کوئی شخص آسانی کو بھی مشکل سمجھے تو اس کا کیا علاج- لیکن جو لوگ مشکلات کو بھی آسانی کا نام دیتے ہیں ان کے لئے پریشانی دور سے دور ہٹتی چلی جاتی ہے اور وہ مطمئن رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات نے انہیں ایک سکون بخشا ہے- یہ سکون جو اللہ تعالیٰ بخشتا ہے اس میں یکسانیت ہے اور درحقیقت اسی سکون میں یکسانیت ہے- حالات میں نہیں- حالات تو بدلتے ہیں- بدلتے رہتے ہیں- اچھوں کے بھی اور بروں کے بھی- سب کے حالات درجہ بدرجہ بدلتے اور اثر انداز ہوتے ہیں لیکن جس شخص کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سکون کی نوید ملے اس کے لئے یہ نوید یکسانیت کا درجہ رکھتی ہے- جسے یہ درجہ ملتا ہے اس سے پھر یہ درجہ چھینا نہیں جاتا- اسی کے پاس رہتا ہے- ہم سب کو اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ مختلف حالات ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ہمیں کس قدر سکون عطا کیا ہے- کیا وہ ہماری پشت پناہی کرتا ہے- کیا وہ ہمارے دکھوں اور رنجوں میں ہمارا ساتھ دیتا ہے اور ہمارے لئے غموں کو اس طرح ملیامیٹ کر دیتا ہے کہ گویا وہ کبھی آئے ہی نہیں تھے- یا آئے تھے تو ان پر اثر انداز نہیں ہو سکتے- اسی قسم کی زندگی ایک احمدی کی زندگی ہونی چاہئے- ہمارا فرض ہے کہ جس طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ سکون کی نوید دیتا تھا اسی طرح ہم بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سکون کی نوید دیتا رہے- اور یہ سکون ہمارے لئے اس غیر یکساں دنیا میں یکسانیت کا باعث بنتی رہے خدا کرے کہ ایسا ہی ہو-

---

کون ہوں میں، اور کیا ہوں، کوئی بتلائے گا کیا
پھول کو- کچھ نام دے دو پھول رہتا ہے سدا
جن کے قدموں میں بسر کر دی ہے میں نے زندگی
لوگ کہتے ہیں کہ میں ہو جاؤں اب اُن سے جدا

ابوالاقبال

مرے لہو کی تپش سے جو لوگ ڈرتے ہیں
وہ اپنے خون کی ٹھنڈک میں آپ مرتے ہیں

بچھا کے راہ میں کانٹے بکھیر کر پتھر
مرے عدو مرے رستوں کو صاف کرتے ہیں

مسرتیں تو یہاں صف بہ صف کھڑی ہی ہیں
مرے تو غم بھی مرے گھر کا پانی بھرتے ہیں

مری وفا کی کوئی آنچ رہ نہیں سکتی
کہ تم نے سارے طریقے جفا کے برتے ہیں

تم اپنی چرب زبانی سے ڈوب جاتے ہو
ہمارے عزم کے آہن ہمیشہ ترتے ہیں

تمہیں ذرا سی چبھن بھی ہے موت کا پیغام
ہمارے رِستے ہوئے زخم زخم بھرتے ہیں

میں ان کو دیکھ نہ پاؤں تو ہے تو غم کی بات
مگر وہ اتنی دور سے مجھ سے جو پیار کرتے ہیں

بکھر گئی ہے حوالات کی فضا ہر سمت
کہ چور اُچکّے بھی اب میری قدر کرتے ہیں

نسیم رنگِ تغزل سے میں رہا محروم
تمام لفظ مرے نظم میں ابھرتے ہیں

نسیم سیفی

○ امراء و صدر صاحبان، مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا پہلا یوم تحریک جدید مورخہ ۲۹- اپریل ۹۴ء بروز جمعۃ المبارک منانے کا اہتمام فرماویں- اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے نیز اس دن خطبہ جمعہ میں بھی احباب کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے اور مطالبات تحریک جدید کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرماویں اور اس تحریک کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا ذکر کیا جائے-

درخواست ہے کہ براہ مہربانی جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرماویں- (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

آئندہ سو سال میں احمدیت کی ترقی کی رفتار

صومالیہ میں امریکہ بری طرح ناکام رہا وہ عراق کی بجائے ویت نام بنتا جا رہا تھا

مجھے فکر احمدیوں کی تعداد بڑھنے کی نہیں ان کا معیار بہتر بنانے کی ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں مورخہ ۲۶۔ مارچ ۱۹۹۴ء کو فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۲۶ مارچ۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر اپنے روزانہ کے لائیو پروگرام "ملاقات" میں انگریز احمدی احباب کے سوالوں کے جوابات عطا فرمائے۔ یہ سوال وجواب انگریزی میں ہوئے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ مجھے بہت سے ایسے دلچسپ خطوط موصول ہوئے ہیں جن میں ایسے احمدیوں نے جن کے آباء اجداد کسوف وخسوف کا نشان دیکھ کر احمدی ہوئے تھے اپنے آباء کے حالات کا ذکر کیا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ ہماری جماعت کی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔

حضرت صاحب نے احباب جماعت کو ہدایت فرمائی اس بارے میں تفاصیل جمع کی جائیں کہ کس طرح بعض احمدیوں کے آباء واجداد اس نشان کو دیکھ کر احمدی ہوئے۔ یہ تفاصیل اگر ممکن ہوسکے تو مقامی جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوائی جائیں اگر تصدیق نہ ہوسکے تب بھی بھجوادیں

طاعون کا نشان

حضرت صاحب نے فرمایا میں ایک اور ریسرچ بھی کروا رہا ہوں جس کا مقصد ان احمدیوں کے حالات جمع کرنا ہے جو طاعون کا نشان دیکھ کر احمدی ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ ۱۸۹۷ء سے ۱۹۰۶ء اور ۱۹۰۷ء تک کے عرصے کے لگ بھگ طاعون کا نشان جاری رہا۔ حضرت صاحب نے فرمایا میرے خیال کے مطابق اس نشان کے نتیجے میں سب سے زیادہ تعداد میں لوگ احمدی ہوئے۔ احباب کو چاہئے کہ اپنے بزرگوں سے انہوں نے طاعون کے نشان کے بارے میں جو باتیں سنیں ان کو لکھ کر بھجوادیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ تفاصیل ہمارے لئے بہت اہم ہیں۔ میری ایک چھوٹی سی کتاب جو میں آج کل لکھ رہا ہوں۔ اس میں اس نشان کے بارے میں مختلف ذرائع سے مواد اکٹھا کر کے لکھ رہا ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا جماعت کے پھیلاؤ میں یہ نشان بہت فائدہ مند ثابت ہوا۔ اور بڑی تعداد میں لوگوں کے احمدیت میں داخلے کا موجب بنا۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں نے پاکستان کی سب چھوٹی اور بڑی جماعتوں کا دورہ کیا ہوا ہے۔ میری عادت تھی کہ میں جہاں جاتا وہاں پر جاکر نشانات کے بارے میں معلوم کرتا۔ اور یہ معلوم کرتا کہ ان میں احمدیت کس ذریعے سے آئی۔ میں یہ دیکھ کر حیران ہوتا رہا کہ طاعون کس طرح بڑی تعداد میں افراد کے احمدی ہونے کا موجب بنی۔ لیکن میں نے یہ بھی دیکھا کہ اس نشان کے بارے میں زیادہ مواد اکٹھا نہیں کیا گیا۔ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی نے اپنی کتاب حیات قدسی میں اس نشان کا ذکر کیا ہے اور اپنے بعض تجارب بیان کئے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ طاعون کا یہ نشان ایسا زبردست تھا کہ بعض اوقات پورے گاؤں میں ایک بھی شخص زندہ نہ بچا اور اگر بچا تو اس قابل نہ تھا کہ اپنے عزیزوں کو دفن کرسکے۔ چنانچہ ایک گاؤں میں جو لوگ زندہ بچے وہ صرف چند احمدی تھے جو زندہ رہے۔ انہی کے دروازے پر غیر احمدیوں نے دستک دی کہ آپ آکر ان فوت شدگان کو دفن کر دیں۔ چنانچہ احمدیوں نے ہی ان کی تدفین کی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ طاعون سے جماعت احمدیہ کے افراد کے بچ جانے کے بارے میں دعویٰ حیرت انگیز تھا۔ کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ میرے ماننے والے اس بیماری سے بچے رہیں گے۔ اور اتنی بڑی تعداد میں نمایاں طور پر بچے رہیں گے کہ دوسروں سے نمایاں فرق ہوگا اور یہ ایک نشان بن جائے گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ بہت تھوڑی تعداد میں احمدی بھی اس کا شکار ہوئے۔ ہر قانون میں کوئی نہ کوئی استثناء ہوتا ہے۔ لیکن عام لوگوں کی نسبت چونکہ فرق غیر معمولی طور پر نمایاں تھا اس لئے جو مخالف تھے وہ بھی اس نشان کے خلاف نہ بول سکے۔ اس بیماری کے نتیجے میں اتنی بڑی تعداد میں لوگ احمدی ہوئے کہ پہلے تو الحکم اخبار سال بہ سال احمدی ہونے والوں کے نام شائع کیا کرتا تھا لیکن بعد میں یہ تعداد اتنی بڑھ گئی کہ الحکم نے معذرت کی کہ اب سارے نام شائع کرنا ممکن نہیں رہا۔

ایک سے زائد ترجمہ قرآن پڑھیں

ایک سوال قرآن کریم کے ترجمے کے بارے میں کیا گیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ سب سے اچھی بات تو یہ ہے کہ نو احمدی انگریز احباب کوشش کریں کہ عربی پڑھ سکیں اور اس کو سمجھ سکیں۔ کم از کم قرآن کو عربی میں پڑھنا سیکھنا تو بے حد ضروری ہے۔ تاکہ خدا کا کلام جس طرح نازل ہوا ہے اس کو پڑھ سکیں۔

دوسری بات حضرت صاحب نے یہ بیان فرمائی کہ کوئی بھی ترجمہ اصل متن کا مطلب دوسری زبان میں منتقل کرنے میں پوری طرح کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اصولاً یہ ناممکن ہے کہ کسی بھی زبان کا معنی ومفہوم پوری طرح دوسری زبان میں منتقل کیا جاسکے۔ عربی زبان میں یہ مشکل دوسری زبانوں سے کہیں زیادہ ہے۔ کیونکہ عربی کے ایک ایک لفظ کے اتنے مترادفات ہیں کہ یہ کہنا کہ یہی صحیح ترجمہ ہے یہ بات ممکن نہیں ہے۔ الفاظ کے نت نئے مطالب کھلتے چلے جاتے ہیں۔ نئی سورۃ میں داخل ہوں تو پہلی سورۃ کے مطالب کا تسلسل بھی ساتھ چل رہا ہوتا ہے اور نئی سورۃ کے نئے مطالب بھی پہلو بہ پہلو ساتھ چل رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی مترجم بھی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ اس کا بیان کردہ مطلب ہی حقیقی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک ذہین قاری کے لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ صرف ایک ترجمہ قرآن نہ پڑھیں بلکہ ایک سے زائد پڑھیں۔ ایک مطلب بھی درست ہو سکتا ہے اور دوسرا مطلب بھی درست ہو سکتا ہے۔ تاہم اس میں یہ مشکل پیش آسکتی ہے کہ بعض دفعہ ایک مطلب دوسرے مطلب کے متضاد ہوتا ہے۔ ایسے مشکل مقامات کو سمجھنے کے لئے ایسے مسائل کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور آئمہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کریں اور صحیح مفہوم تک رسائی حاصل کریں۔

حضرت صاحب نے فرمایا انگریز حضرات خود بھی عربی سیکھیں۔ آپ نے فرمایا ایک دفعہ میں نے لندن میں عربی سکھانے کی ایک کلاس بھی شروع کی تھی۔ اس کا طریق میں نے یہ اختیار کیا تھا کہ براہ راست قرآن کریم کا ترجمہ شروع کردیا تھا اس سے ایک تو قرآن کا مطلب آنا شروع ہو جاتا تھا اور دوسری طرف گرامر کا پتہ خود بخود چلنا شروع ہو جاتا تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میری دوسری مصروفیات اس میں حارج ہوتی ہیں اس لئے یہ سلسلہ مسلسل جاری نہ رہ سکا۔ شائد اس کی کیسٹیں محفوظ ہوں ان سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

فکر تعداد کی نہیں معیار کی ہے

ایک سوال یہ کیا گیا کہ جماعت احمدیہ کے قیام پر اب ۱۰۵ سال پورے ہوگئے ہیں اس عرصے میں ایک کروڑ کے لگ بھگ افراد احمدی ہوئے ہیں۔ اس رفتار سے باقی دو سو سال کے عرصہ میں کس طرح احمدیت دنیا پر غالب آسکے گی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ مجھے تعداد کی فکر نہیں ہے مجھے تو احمدیت کے معیار کی فکر ہے۔ مجھے یہ فکر ہے کہ جب احمدیت کو قائم ہوئے سو سال ہوگئے ہیں تو ایک احمدی کو کیسا ہونا چاہئے۔ یہ بات بہت اہم ہے۔ قرآن کریم نے اس بارے میں فرمایا ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنے نفسوں پر غور کرو کہ تم نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس آیت میں عمومی

طور پر اعمال مراد لئے جاتے ہیں کہ کل کے لئے یعنی یوم آخرت کے لئے کیا آگے بھیجا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا حضرت نبی پاک محمد مصطفی ﷺ نے اس آیت کو نکاح کے موقعہ پر پڑھنے کے لئے مقرر فرمایا ہے اس سے میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ اس میں کل سے مراد یوم قیامت نہیں بلکہ آپ کی آئندہ آنے والی نسل ہے کہ ان کے لئے آپ کیا چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ قرآن کریم توجہ دلاتا ہے کہ ایسے کام کرو کہ آپ کے بچوں پر اچھا اثر پڑے۔ اور آئندہ نسلوں کے لئے اور آئندہ آنے والے زمانوں کے لئے آپ اچھی چیزیں چھوڑیں۔ یعنی آپ کا اچھا نمونہ ان کے لئے بھی مشعل راہ ہو۔

صومالیہ میں امریکی ناکامی ایک صاحب نے سوال کیا کہ صومالیہ میں امریکہ کو جو ناکامی ہوئی ہے اور اس کے جو فوجی دستے واپس جا رہے ہیں اس کے بارے میں اظہار خیال فرمائیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ صومالیہ میں امریکی بری طرح ناکام ہوئے ہیں لیکن انہوں نے اپنی ناکامی کا احساس کر لیا ہے اور وہ واپس چلے گئے ہیں۔ لیکن وہاں پر جو پاکستانی رہ گئے ہیں یہ وہاں پر کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے ابھی تک اس حقیقت کا احساس نہیں کیا؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ بعض امریکن سکالرز نے اعتراف کیا ہے کہ صومالیہ میں جو ہوا وہ قابل افسوس ہے۔ دراصل امریکیوں کا یہ خیال تھا کہ وہ صومالیہ سے تیل نکالیں گے ایک امریکی تیل کمپنی نے صومالیہ کی سابق حکومت سے اس بارے میں ایک معاہدہ بھی کیا تھا۔ لیکن اس حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا۔ صومالیہ میں ناقابل یقین حد تک تیل کے بڑے بڑے ذخائر ہیں۔ امریکہ نے اپنے تیل کو محفوظ کرنے کے لئے اپنے فوجی وہاں بھجوائے تھے اس کے سوا امریکہ کا اور کوئی مقصد نہ تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا بوسنیا میں جو ہوا ہے اور ہو رہا ہے وہ صومالیہ سے کہیں زیادہ ظالمانہ ہے۔ لیکن ان سب مظالم کے باوجود امریکہ نے وہاں پر مداخلت نہیں کی۔ حالانکہ وہ ملک قریب تھا اور مداخلت کی ہے تو دور دراز ملک صومالیہ میں جا کر۔ دراصل امریکی اس ملک کو عراق بنانا چاہتے تھے لیکن وہ ویت نام بنتا جا رہا تھا۔

ایک سوال کیا گیا کہ احمدیت کے پاس اقتدار نہیں ہے اس لئے جماعت احمدیہ امن کے قیام میں کیا کردار ادا کر سکتی ہے؟

احمدیت کا غلبہ حضرت صاحب نے فرمایا امن قائم کرنے والا اقتدار حاصل کرنے کا انتظار نہیں کیا کرتا۔ آج ہم اپنی کوشش کر کے دنیا میں قیام امن کا کام کر رہے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا مجھے یہ خوف ہے کہ اقتدار ملنے کے بعد ہم اس خصوصیت کے حامل شائد نہ رہ سکیں۔ تاہم حضرت بانی سلسلہ نے ایک ہزار سال تک جماعت احمدیہ کے امن کے دور کی خبر دی ہے۔ اس کے بعد حالات بدلیں گے۔ اور ساری دنیا کرپٹ ہو جائے گی۔ تب شائد وہ وقت ہو گا کہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کی صف لپیٹ دے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا تاہم میرا یقین ہے کہ آئندہ سو سال کے اندر اندر احمدیت دنیا بھر میں پھیل چکی ہو گی۔ تاہم حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں اُس دنیا کی بجائے اِس یعنی آج کی دنیا میں رہنا زیادہ پسند کروں گا کیونکہ یہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دَور سے زیادہ قریب ہے۔

جہاد کے بارے میں ایک سوال کے. جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا جس قسم کا جہاد احمدیوں کے بس میں ہے وہ کر رہے ہیں۔ صومالیہ اور بوسنیا میں احمدیوں کی خدمت خلق کی خدمات جاری ہیں۔ بوسنیا کے بارے میں انسانی ضمیر کو جگانے کے لئے سینکڑوں ہزاروں خطوط احمدیوں نے بااثر لوگوں کو لکھے ہیں۔ انہوں نے بڑا اثر کیا ہے۔ امریکہ میں جب یہ مہم چلائی گئی تو ایک ہفتے کے اندر اندر اس کا اثر ظاہر ہونا شروع ہو گیا۔ ہم اس سلسلے کو جاری رکھیں گے اور آراء پر اثر انداز ہونے کا یہ طریق جاری رہے گا۔

بقیہ صفحا

بتاتا ہے کہ ایسے لوگ جو دنیا داری میں حد سے بڑھ جاتے ہیں وہ اپنی اولادوں کو بھی پیچھے پھینک دیتے ہیں۔ اولادیں اگر کچھ حاصل بھی کرنا چاہیں تو وہ دھکے دے کر پیچھے ہٹا دیتے ہیں۔ یہ انسانی ذلت کی انتہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ایسے لوگوں سے تعلق جوڑو گے تو تمہارا حال بھی یہی ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ایسے لوگوں سے اپنے تعلق توڑ لو اور ان سے الگ ہو جاؤ یہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا سے تعلق توڑ لیا ہے۔ کلیتہ " دنیا کے ہو گئے۔ ان پر دنیا کے بد اثرات اس طرح غالب آ جاتے ہیں کہ بے معنی اور بے حقیقت قینچیوں کی باتیں 'اس عارضی دنیا کی بے مقصد باتیں لذتیں لے لے کر فخر سے بیان کرتے ہیں۔

خدا کی محبت ذکر الٰہی کی جان ہے

حضرت صاحب نے فرمایا خدا کی محبت ذکر الٰہی کی جان ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم جو اللہ والے لوگ ہو تمہارا دنیا داروں سے دل کس طرح لگ سکتا ہے۔ ان سے اگر تم منہ نہیں موڑو گے تو ذکر الٰہی کے ذریعے خدا سے تعلق کے دعوے جھوٹے ہوں گے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ظاہری تعلق اور ہمدردی بنی نوع انسان میں یہ باتیں مانع ہو جائیں۔ حضرت نبی کریم ﷺ کا ہر کسی سے تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ذکر الٰہی کی روشنی میں اپنی مجالس کو درست کرو۔ بعض لوگ دولت مندوں کے پاس بیٹھتے ہیں۔ اس مجلس میں صرف دولت مند کے ساتھ تعلق قائم ہونے سے بڑھ کر کوئی مزا نہیں۔ بعض دولت مند ایسے پست اور گھٹیا ذوق کے مالک ہوتے ہیں کہ ان کے پاس چند منٹ بیٹھنا بھی دوبھر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ اپنے لئے صحبت صالحین اختیار کرو۔ وہاں بیٹھو جن کو ان سے محبت ہے جن سے تم کو محبت ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے خدا کو بازار میں یاد کیا جبکہ تجارت میں پڑ کر لوگ اللہ کی یاد سے غافل ہو جاتے ہیں تو اس کے لئے ایک نیکی ہزار نیکیوں کے برابر ہو گی۔ اور قیامت کے دن اسے ایسی بخشش حاصل ہو گی جس کا تصور بھی اس نے نہ کیا ہو گا۔ حضرت امام جماعت نے فرمایا کہ اس حدیث کی بنیاد قرآن شریف کی آیات پر ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا لوگ جب بازار میں سواد خریدتے ہیں تو کم ہی خدا کو یاد کرتے ہیں۔ عورتیں ہیں تو وہ دوسری عورتوں کے کپڑوں کو یاد کر رہی ہوتی ہیں۔ اگر فرنیچر دیکھ رہے ہوں تو دوسرے گھروں کا فرنیچر ذہن میں آ رہا ہوتا ہے۔ غرض ہر شخص اپنے نفس کے مطابق سوچ رہا ہوتا ہے بازاروں کے لوگ اکثر دنیا کے ہنگامے میں غرق ہوتے ہیں جھوٹ ملمع سازی سے یوں کام لیتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ مکھیاں ہیں جو گند پر بھنبھنا رہی ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ ساری کائنات میں اس کے سوا کچھ ہے ہی نہیں۔ ایسی صورت حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا اجر ہزار نیکی کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس مقصد کے لئے ایک جہاد کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں کو مجتمع کر لیں۔ بعض لوگ تو بیت الذکر میں بھی خدا کو یاد نہیں کرتے۔ جس کو بازار میں خدا یاد آ جائے اس کو بیت الذکر میں خدا کیسے بھول سکتا ہے۔

اللہ کو دیکھتے رہیں حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک اقتباس پیش فرمایا۔ اس میں حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ اللہ کو فراموش نہ کرے' دیکھتا رہے۔ اس طریق سے وہ گناہوں سے بچتا رہے گا۔

اس عبارت کی تشریح کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ جو خدا کو ہمیشہ دیکھے اس کو غلطی اور گناہ کی جرأت ہو ہی نہیں سکتی۔ جو خدا کو غالب اور پکڑ میں سب سے سخت سمجھے وہ گناہ پر دلیری نہیں کر سکتا۔ خدا سے غیبوبت ہی گناہ کرواتی ہے۔ گناہ خدا کی غیبوبت اور خدا سے دوری کا نام ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے اپنی نظم میں ایک جملہ بار بار دوہرایا ہے۔ سبحان من یرانی یعنی پاک ہے وہ ذات جو مجھے دیکھ رہی ہے۔ یہ بات حال والی ہے قال والی نہیں۔ ہر وقت خدا مجھے دیکھ رہا ہے اور میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کے جلال کو دیکھ رہا ہوں۔ میری کیا مجال ہے کہ میں گناہ کروں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ذکر الٰہی کا بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ انسان خدا کی راہ میں سفر کرنے لگتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے تذکرۃ الاولیاء کے حوالے سے فرمایا ہے کہ ایک تاجر نے ۷۰ ہزار کا سودا کیا لیکن ایک آن بھی خدا سے جدا نہیں ہوا۔ یہ خدا کے سچے بندوں کی علامت ہے۔ ایسا شخص جب تاجر بنتا ہے تو تجارت کی دنیا میں امن کی ضمانت بن جاتا ہے۔ اگر سارے تاجر ذکر الٰہی کرنے والے ہوں تو تجارت کے بارے میں دنیا سے سب خوف مٹ جائیں آج تو دنیا میں خدا کا نام لے کر جھوٹ بولا جاتا ہے۔ یہ بڑا سخت گناہ ہے۔

ذکر الٰہی کرنے والے کی فصلوں میں برکت حضرت صاحب نے فرمایا کہ اصل بات یہ ہے کہ انسان کا سب سے اعلیٰ مقصد اپنی بقا کے لئے زیادہ سے زیادہ ذرائع اکٹھے کرنا ہے۔ اور تجارت اس کا ایک بڑا

ذریعہ ہے- اگرچہ زراعت کا دارومدار پھر تجارت پر ہے- بعض کسان ہل چلاتے ہوئے' دانے پھینکتے ہوئے' فصلوں کی روئیدگی دیکھتے ہوئے خدا کو یاد کرتے رہتے ہیں- ان معنوں میں پھر ساری زراعت ذکر الٰہی بن جاتی ہے-

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ایک واقعہ حضرت صاحب نے بیان فرمایا کہ آپ ایک دفعہ سندھ کے دورے پر تشریف لے گئے- تو دیکھا کہ بعض اچھے تعلیم یافتہ اور تجربہ کار مینجر ایسے تھے جن کی فصلیں کم تھیں- حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری بھی ایک علاقے کے مینجر تھے- ان کی فصلیں سرسبز و شاداب تھیں- ان کا مقابلہ ہی دوسری فصلوں کے مقابلے پر کوئی نہ تھا-

حضرت امام جماعت الثانی نے دریافت فرمایا کہ آپ کی فصل کیوں اتنی اچھی ہے؟ حضرت مولوی صاحب نے جواب دیا کہ میں نے ہر کھیت کے کونے پر نفل پڑھے ہیں- اور دعائیں کی ہیں- یہ ہے ذکر الٰہی-

حضرت صاحب نے ایک اور بزرگ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا ذکر الٰہی دعوت الی اللہ میں ڈھلا ہوا تھا- وہ ہل چلاتے وقت بھی کسی کو کہتے یہ کتاب مجھے سنا دو- عموماً "حضرت بانی سلسلہ کی تحریریں' یا الحکم وغیرہ کا کوئی اقتباس ہوتا-

حضرت صاحب نے فرمایا کہ انہوں نے ہر سال کم از کم سو بیعتوں کا ٹارگٹ مقرر کر کے وعدہ فرمایا اور پھر ہر لحاظ سے اس کو پورا کرتے رہے- حضرت صاحب نے فرمایا کہ آجکل دعوت الی اللہ میں ایسا رجحان ہے کہ کثرت سے وعدے کئے جا رہے ہیں بعض جماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے ان کی توفیق سے بہت بڑھ کر سابق سالوں میں ان کے وعدے پورے کرنے کی توفیق دی- انہوں نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے بڑھ چڑھ کر اپنے وعدے پیش کئے ہیں- باقی کچھ وہ بھی ہیں جو دعا کے لئے تو بار بار لکھ رہے ہیں مگر ساتھ محنت کوئی نہیں کر رہے-

حضرت صاحب نے فرمایا اگر خدا تعالیٰ ایک زمیندار کی کھیتی میں اس کی محنت سے بڑھ کر برکت ڈالتا ہے- تو خدا ان کی کوششوں میں کیوں برکت نہ ڈالے گا- جن اعداد و شمار کو پورا کرنے کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ ان کو بھی پورا کرے گا- اس لئے اپنی دعوت الی اللہ کو ذکر الٰہی سے معمور کر دو- ذکر الٰہی کو صرف کسی خاص موقع پر کسی خاص ضرورت کے لئے مخصوص نہ کرو بلکہ ہر جگہ اور ہر موقع پر ذکر الٰہی کرو- اس کے لئے کوئی خاص مقصد مقرر نہ کرو- زمیندار اس لئے ذکر الٰہی نہ کرے کہ اس کے کھیت بڑھیں گے- حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کھیتوں کو بڑھانے کے لئے نوافل نہیں ادا کیا کرتے تھے بلکہ ان کو تو نوافل ادا کرنے کی عادت تھی- حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر چاہتے ہو کہ ہر احمدی کے ہر کام میں برکت پڑے تو یہ ذکر الٰہی کے بغیر ممکن نہیں- جو خدا سے سچا تعلق قائم کرتا ہے وہ پھر اس سے جدا نہیں ہوتا-

ذکر الٰہی میں نمازوں پر سب سے زیادہ زور حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج بعض علاقوں میں تربیتی اجتماعات ہو رہے ہیں- مجھے کہا گیا ہے کہ ان کو نصیحت کے ضمن میں نماز کی تحریک کروں- ایک جگہ بورکینا فاسو ہے یہ افریقہ کا ایک فرانسیسی بولنے والا ملک ہے جس میں آج ۲۵ مارچ کو جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے جو ۲۷ مارچ تک جاری رہے گا- اسی طرح ضلع سیالکوٹ کے خدام و اطفال کا ضلعی اجتماع ہے-

حضرت صاحب نے فرمایا میری نصیحت یہ ہے کہ نماز ذکر الٰہی کا برتن ہے اگر ذکر الٰہی دل میں پیدا ہوا تو نماز اس سے الگ ہو ہی نہیں سکتی- اگر ذکر کا دعویٰ سچا ہے تو نماز کے بغیر یہ دعویٰ جھوٹا ہے-

فرانسیسی زبان سیکھنے کی تلقین

حضرت صاحب نے بورکینا فاسو کی جماعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا بورکینا فاسو میں جماعت کی طرف بڑا رجحان ہے- اور دن بدن مربیان کے تقاضے آ رہے ہیں- ہمارے پاس فرنچ سپیکنگ مربیان کی کمی ہے- حضرت صاحب نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ فرانسیسی زبان کی طرف زیادہ توجہ کریں- آئیوری کوسٹ' زائیر اور بورکینا فاسو جیسے ممالک میں فرنچ بولنے والے مربیان کی بڑی ضرورت ہے- اپنے بچوں کو اور واقفین نو کو بھی فرانسیسی زبان سکھائیں- ایم ٹی اے پر زبانوں کے سکھانے کے جو پروگرام شروع کئے جا رہے ہیں ان سے زبان سیکھنے میں دو سال لگ جائیں گے- جبکہ ہمیں جلدی ہے-

حضرت صاحب نے فرمایا جو فرانسیسی زبان جانتے ہیں ان کو میری نصیحت ہے کہ وہ اردو زبان سیکھیں- اس لئے نہیں کہ یہ پاکستان کی زبان ہے بلکہ اس لئے کہ یہ اس (-) کے امام کی زبان ہے- اگرچہ حضرت بانی سلسلہ کی مادری زبان پنجابی تھی- مگر آپ نے اپنے لٹریچر کا ذریعہ اردو زبان کو بنایا- اس لئے اس خیال کو کاٹ کر پرے پھینک دیں کہ یہ پاکستان کی زبان ہے- یہ وقت کے امام کی زبان ہے-

سیالکوٹ کی جماعتوں سے خطاب

حضرت صاحب نے واپس ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں کی طرف آتے ہوئے فرمایا کہ میں سیالکوٹ کی جماعتوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ ان میں بڑے بڑے عظیم رفقاء حضرت بانی سلسلہ پیدا ہوئے ہیں- دنیا کا کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں سیالکوٹیوں کو خدمت دین کی توفیق نہ ملی ہو- یہ ساری دنیا میں پھیل چکے ہیں آپ کو حضرت بانی سلسلہ نے اپنا دوسرا وطن قرار دیا ہے- آپ دوسرا وطن بن جائیں- رفقائے حضرت بانی سلسلہ کی طرح اس پیغام سے دوبارہ چمٹ جائیں-

حضرت صاحب نے آخر میں فرمایا کہ ذکر الٰہی زبان میں بھی اور دل میں بھی بسا دیں اور ایسی قوت جاذبہ پیدا کریں کہ دنیا کی کوئی طاقت آپ کو رد نہ کر سکے-

☆☆☆☆☆

اسلام آباد (برطانیہ) میں عید کی تقریب میں

پانچ ہزار احمدیوں کی شمولیت

یکم شوال ۱۴۱۴ ہجری قمری' ۱۴- مارچ ۱۹۹۴ء کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں عید الفطر کی تقریب بڑے اہتمام سے منعقد ہوئی باوجود اس کے کہ یہ سوموار کا دن تھا لیکن سب احباب نے بطور خاص اپنے کاموں سے رخصت حاصل کی اور اسلام آباد کے سبزہ زار میں اتنا بڑا اجتماع ہوا کہ اس سے پہلے کبھی کسی عید پر اتنا بڑا اجتماع نہیں دیکھا گیا- پانچ ہزار مرد و زن اور بچوں نے اس تقریب میں شمولیت کی- دو سو سے زائد بوسنین بھائیوں اور بہنوں نے بھی اس میں شرکت کی- سوا دس بجے تقریب کا آغاز ہوا- دو رکعت نماز عید پڑھانے کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے عید الفطر کی مناسبت سے ایک پر مغز اور ایمان افروز خطبہ بیان فرمایا- اس خطبہ میں آپ نے اس عید کا فلسفہ بیان فرمایا اور دونوں عیدوں کا فرق واضح کرنے کے بعد تلقین کی کہ عید الفطر کی روحانی برکات کو سارا سال اپنی زندگیوں میں جاری و ساری رکھیں- ان پابندیوں کے سلسلہ میں جو پاکستان میں احمدیوں پر عائد کی گئیں حضرت صاحب نے خطبہ عید کے آخر میں اہل پاکستان کو بہت ہی پر درد انتباہ فرمایا-

خطبہ عید کے آخر میں حضرت صاحب نے ساری دنیا کے احمدیوں کو محبت و پیار سے دلی عید مبارک پیش فرمائی اور سارے ماحول کو خوشیوں اور مسرتوں سے معطر فرما دیا- حضرت صاحب نے دنیا کی مختلف معروف زبانوں میں عید مبارک کے الفاظ دہرائے اور آخر میں اجتماعی دعا کروائی-

دعا کے بعد سب سے پہلے حضرت صاحب نے بوسنین بھائیوں اور بہنوں سے ملاقات کی اور انہیں مبارک باد دی- بعد ازاں انگریز اور افریقن احمدیوں سے ملے اور خواتین کے وسیع شامیانہ میں تشریف لے گئے اور سب کو سلام اور عید مبارک کا تحفہ پیش کیا- آخر میں حضرت صاحب مردانہ شامیانہ میں واپس تشریف لائے اور سب احباب سے عید کی ملاقات کی- ایک ایک مرد سے مصافحہ فرمایا اور ہر بچہ کو نہایت شفقت سے پیار کیا- اس طرح ایک ایک فرد جماعت کو ملاقات سے شاد کام کیا اور ان کی خوشیوں کو دوبالا کر دیا- نماز ظہر و عصر کے بعد احباب نے اسلام آباد میں انفرادی پکنک منائی- بعد دوپہر اسلام آباد میں ہی مکرم عبید اللہ صاحب علیم کے ساتھ ایک شعری نشست منعقد ہوئی جس میں انہوں نے اپنا کلام اپنے مخصوص انداز میں سنایا اور خوب داد پائی- حضرت صاحب بھی ازراہ شفقت اس مجلس میں تشریف لائے اور قریباً دو گھنٹے رونق افروز ہوئے اور بہت محظوظ ہوئے- اس طرح عید کا یہ دن رنگا رنگ کی خوشیوں کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا-

(الفضل انٹرنیشنل ۲۵- مارچ ۹۴ء)

☆☆☆☆☆

○ ماہ اکتوبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "برکات الدعا" مقرر ہے- تمام خدام اس کا مطالعہ کریں-

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ)

یاد رفتگاں

محترم میاں مولابخش صاحب (پنجابی شاعر)

مقصود احمد منیب

جولائی ۱۹۸۸ء میں میاں مولا بخش نے پنجابی میں ایک نظم لکھی جس کی بناء پر آپ کو گرفتار کر لیا گیا اور ایک ماہ آپ کو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔ اسیری کے وقت میاں جی کی عمر ۸۹ سال تھی۔ اسیری کے چند ہفتے گذارنے کے بعد میاں جی چھ سال مزید زندہ رہے اور ۲ اور ۳ فروری ۱۹۹۴ء کو رات سوتے میں وفات پا گئے۔

محترم میاں مولا بخش صاحب رشتہ میں خاکسار کے پڑدادا کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ ۱۸۹۹ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام میاں کھیوا صاحب حافظ آبادی تھا۔ آپ میاں محمد مراد صاحب کے سب سے چھوٹے بھائی تھے۔ میاں محمد مراد صاحب نے امامت اولیٰ میں بیعت کی سعادت حاصل کی اور آپ اور آپ کے چھوٹے بھائی میاں احمد دین صاحب نے احمدیت کی خدمت میں لوگوں سے بہت ماریں کھائیں لیکن خدمت دین سے باز نہ رہے۔ میاں مولا بخش صاحب نے ۱۹۲۸ء میں بیعت کی۔ اور ایک فدائی احمدی کے طور پر اپنی زندگی گزاری۔ اگرچہ آپ نے سکول میں کچھ بھی نہ پڑھا تھا لیکن پھر بھی آپ اردو لکھ پڑھ لیتے تھے۔ اور آپ کا حافظہ بہت تیز تھا۔ ربوہ میں بہت سے لوگ آپ کو شاعری کے حوالے سے جانتے ہیں۔ آپ پنجابی کے اچھے شاعر بھی تھے۔ آپ کی زندگی نیکی اور تقویٰ میں بسر ہوئی۔ اپنے بچوں سے بڑے بے تکلف تھے۔ اور شروع زندگی سے ہی آپ کی طبیعت میں فیاضی اور استغناء کا پہلو نظر آتا ہے۔

محترم پڑداداجان نے اپنی اولاد میں سے تین نسلیں دیکھیں۔ اور خاندان کی ۵ نسلیں دیکھیں۔ اس لحاظ سے آپ ہمارے خاندان کے سب سے معمر فرد تھے۔ اور آپ کی دعائیں ہم سب کے لئے برکت کا موجب تھیں۔

اس عمر میں بھی آپ کا حافظہ اس قدر تھا کہ وفات سے چند دن پہلے خاکسار آپ کو ملنے گیا تو آپ نے اپنی کچھ نظمیں خاکسار کے کہنے پر سنائیں۔ اور وہ نظم خاص طور پر خاکسار نے سنی جس کی بناء پر آپ کو جولائی ۱۹۸۸ء میں اسیرہ راہ مولیٰ بننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس نظم کا عنوان "حق دی فتح" تھا اس نظم کی بناء پر آپ کو گرفتار کیا گیا اور آپ چنیوٹ جیل میں چند ہفتے رہے۔ خاکسار وہاں بھی آپ کو ملنے کے لئے جاتا تھا اور دعائیں لیکر آتا تھا۔ آپ نظموں کو لکھتے نہیں تھے بلکہ آپ کو یاد رہتی تھیں۔ پھر خاکسار کے کہنے پر آپ نے یہ نظمیں لکھوائیں۔ آپ کا ایک مجموعہ کلام شائع بھی ہوا۔ آپ نے کئی ایک نعتیں بھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھیں۔ جن میں کچھ اشعار یہ ہیں۔

بے زر آئے ابوذرؓ بن گئے رتبہ بڑا حاصل سلمانؓ کیتا
ابوبکرؓ تے عمرؓ عثمانؓ حیدرؓ حاصل نور ایمان عرفان کیتا
آیا عرب دا جدوں سردار عالی ساری خلق اُتے حکمران کیتا
شافی روز محشر ساقی حوض کوثر بنی ساریاں دا سلطان کیتا

اور جب آپ یہ نظمیں اور نعتیں پڑھتے تو آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کے تار بہتے نظر آتے اس عمر میں بھی قرآن کریم کا بہت سا حصہ آپ کو زبانی یاد تھا اور ایک دفعہ مجھے فرمایا کہ قرآن کریم سناؤ تو میں نے دیکھنے کے لئے کہ میاں جی کو زبانی یاد ہے یا نہیں۔ سورہ مزمل سنانا شروع کی کیونکہ میں نے بہت بچپن میں میاں جی کے ساتھ ایک نماز پڑھی تھی تو اس میں انہوں نے یہ سورۃ تلاوت کی تھی۔ میں جان بوجھ کر درمیان میں رک گیا کچھ دیر رکا رہا میاں جی کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے میاں جی نے کچھ دیر خاموش رہ کر انتظار کیا پھر مجھے لقمہ دیا تو مجھے بڑی خوشی ہوئی اور میاں جی کے حافظے پر خدا کا شکر بھی ادا کیا۔

اواخر عمر تک میاں جی پیدل چل لیا کرتے تھے۔ آپ اپنی بیٹیوں کے پاس حافظ آباد تشریف لے جاتے تھے۔ حافظ آباد کے موجودہ صدر چوہدری میاں محمد عبداللہ صاحب میاں جی کے داماد ہیں۔ اور قائد ضلع حافظ آباد ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد جاوید صاحب میاں جی کے نواسے ہیں۔ اور صدر لجنہ بشریٰ بیگم صاحبہ آپ کی بیٹی ہیں۔ جو مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب (فوت شدہ) کی بیوہ ہیں۔

میاں جی اکثر اپنے بڑے سے چھوٹے بیٹے میاں رفیق احمد صاحب کے گھر دارالنصر ربوہ میں رہتے تھے لیکن سب بچوں کی خبر رکھتے اور اپنی تینوں بیٹیوں کے پاس بھی جاتے جو حافظ آباد میں بیاہی ہوئی ہیں اور خود پوتوں اور نواسوں والیاں ہیں۔ اور ان کے پاس بھی رہتے تھے۔

میاں جی نے ۴ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار ہیں۔ ۳ بیٹے ربوہ میں رہتے ہیں اور ۳ بیٹیاں اور ایک بیٹا حافظ آباد میں رہائش پذیر ہیں۔

میاں جی دراز قد' مضبوط جسم' گندمی رنگ' اور مضبوط حافظہ کے مالک تھے۔ اواخر عمر میں اسیری کی وجہ سے اور بتقاضائے عمر جسم میں کچھ کمزوری آ گئی تھی۔ بال سفید ہو چکے تھے اور اب دوبارہ کالے ہو رہے تھے۔ دانت ابھی تک کافی تعداد میں موجود تھے۔ تھوڑا سا جھک کر چلتے تھے۔ اور ایک عصاء ہر وقت ہاتھ میں رکھتے تھے۔ صد سالہ جوبلی ۱۹۸۹ء مارچ کے بارے میں میاں جی کے منہ سے اکثر یہی سننے میں آتا تھا کہ "میں صد سالہ جوبلی دیکھ کر مروں گا" میاں جی اس قدر یقین کے ساتھ یہ بات کہتے تھے کہ دل سے ہمیشہ ہی ان کی درازی عمر اور صحت سلامتی کی دعا نکلتی ایک دفعہ میاں جی بیمار ہوئے تو حالت بہت خراب ہو گئی۔ لیکن میاں جی نے یہ بات بڑے زور سے کہی کہ میں صد سالہ جوبلی دیکھ کر مروں گا۔ آپ اس کے بعد تندرست بھی ہوئے اور اسیری کا زمانہ بھی اس بیماری کے بعد گذارا۔ اور جب ۲ اور ۳ فروری کی رات دوران نیند انہیں خدا کا بلاوا آیا تو میاں جی بیمار نہیں تھے بلکہ دن کے وقت معمولی سا نزلہ تھا جس کی دوا بھی لے کر آئے تھے۔ الغرض

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

کے مصداق میاں جی نے وفات پائی اور ہمارے خاندان بھر کے لئے ایک قیمتی وجود کی کمی چھوڑ کر مالک حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قرب سے نوازے۔ اور درجات بلند فرمائے۔

پتہ درکار ہے

○ مکرم نصیر احمد صاحب ولد مکرم علی محمد صاحب سکنہ گوٹھ احمدیہ ضلع میرپور خاص سندھ کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے اگر موصوف خود یا ان کے عزیز و اقارب اس اعلان کو پڑھیں تو دفتر وصیت سے رابطہ کر کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ کریں۔

○ محترمہ صداقت نسیم صاحبہ زوجہ مکرم محمد شفیع صاحب وصیت نمبر ۱۵۹۴۰ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ لہٰذا اگر یہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو از راہ کرم جلد دفتر کو ان کے موجودہ ایڈریس سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

یوم تحریک جدید مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۹۴ء بروز جمعتہ المبارک

حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کہ "وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے"۔

۱۔ اس کی تعمیل میں امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۹۴ء بروز جمعتہ المبارک یوم تحریک جدید منایا جائے۔ جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ ۲۔ اس موقع پر امراء صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرماویں۔ ۳۔ خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔ ۴۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔ ۵۔ اس دن حسب ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے۔ ۱۔ احباب جماعت سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے۔ ۲۔ مطالبات وقف اولاد۔ وقف زندگی۔ ا۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ (ب)۔ نوجوان اور پنشنر احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔ ج۔ رخصت موسمی اور رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ ۳۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ ۴۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں۔ ۵۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ ٦۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔ ۸۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

امراء صاحبان سے درخواست ہے کہ جلسہ یوم والدین کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرماویں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۴۴۴ میں اسامہ سعید ولد محمد سعید قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰ ۳ ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اسامہ سعید کینیڈا گواہ شد نمبر ۱ عزیز اللہ کینیڈا گواہ شد نمبر ۲ سہیل سعید کینیڈا۔

مسل نمبر ۲۹۴۴۵ میں ثمینہ حاشر احمد زوجہ حاشر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن آٹوا کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۲۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ زیورات طلائی وزنی ۱۹ اونس مالیتی ۳۶۰۰ ڈالر حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰۰ ڈالر اس وقت مجھے مبلغ ۵۰ ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ثمینہ حاشر احمد آٹوا کینیڈا گواہ شد نمبر ۱ چوہدری منیر احمد صاحب وصیت نمبر ۲۰۶۱۹ گواہ شد نمبر ۲ حاشر احمد صاحب خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۴۴۶ میں ڈاکٹر کوثر تسنیم زوجہ عبد الحفیظ ملک صاحب قوم ارائیں پیشہ ڈاکٹری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر مبلغ ۶۰۰۰۰ روپے ۲۔ طلائی زیورات مالیتی ۱۵۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ڈاکٹر کوثر تسنیم زوجہ عبد الحفیظ ملک عنائت الرحمٰن بلڈنگ بلاک جی رحمانپورہ لاہور گواہ شد نمبر ۱ غلام نبی اعوان اعوان کلینک رحمان پورہ لاہور گواہ شد نمبر ۲ عبد الحفیظ ملک رحمان پورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۴۴۷ میں رانا منظور احمد ولد رانا مبارک احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ساڑھے بائیس سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ موٹر سائیکل موجودہ قیمت ۱۶۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رانا منظور احمد ولد رانا مبارک احمد ۲۶ ستلج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر ۱ عبد الخبیر لاہور وصیت نمبر ۲۸۰۰۲ گواہ شد نمبر ۲ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳ لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۴۴۸ میں ثاقب عمر مرزا ولد احمد عمر مرزا قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ ایک عدد موٹر سائیکل موجودہ قیمت ۲۷۰۰۰ روپے ۲۔ ایک عدد سائیکل موجودہ قیمت ۱۱۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ثاقب عمر مرزا ولد احمد عمر مرزا ۲۱۳ عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر ۱ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳ گواہ شد نمبر ۲ رانا منظور احمد ابن رانا مبارک احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۴۴۹ میں شیراز نصیر ولد ملک نصیر الحق قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۱۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیراز نصیر ولد ملک نصیر الحق ۱-۶۷۹ نظام بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر ۱ عبد الخبیر وصیت نمبر ۲۸۰۰۲ گواہ شد نمبر ۲ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳۔

مسل نمبر ۲۹۴۵۰ میں چوہدری ودود ناصر ولد چوہدری ناصر احمد قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال ۱۱ ماہ بیعت پیدائشی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۱۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ موٹر سائیکل موجودہ قیمت ۱۸۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ودود ناصر چوہدری ولد چوہدری ناصر احمد ۶۷ راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر ۱ عبد الخبیر وصیت نمبر ۲۸۰۰۲ گواہ شد نمبر ۲ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳۔

مسل نمبر ۲۹۴۵۱ میں مسعود ناصر ولد چوہدری ناصر احمد قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۱۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مسعود ناصر ولد چوہدری ناصر احمد ۶۷ راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر ۱ عبد الخبیر وصیت نمبر ۲۸۰۰۲ گواہ شد نمبر ۲ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳۔

مسل نمبر ۲۹۴۵۲ میں عبد الکریم خان ولد عبد الحمید خان قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۱۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ ۱۵ ایکڑ زرعی زمین واقع چک نمبر ۲ ٹی۔ ڈی۔ اے ضلع خوشاب مالیتی ۶۰۰۰۰۰ روپے ۲۔ رہائشی مکان ۵۰-۱۰ برقبہ ۵ مرلہ واقع دارالعلوم وسطی ربوہ مالیتی ۱۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد الکریم خان ولد عبد الحمید خان دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ غلام مصطفٰی خان ولد محمد منشی خان دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر ۲ عبد اللطیف خان ولد محمد منشی خان دارالعلوم وسطی ربوہ وصیت نمبر ۱۷۲۱۹۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم شیخ ولی اللہ صاحب بابت ترکہ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب)

ورثاء مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب ولد حکیم عمردین صاحب سکنہ مکان نمبر ۸/۱۵ الف دارالرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مذکورہ مکان ہمارے بھائی مکرم شیخ ولی اللہ صاحب ربوہ کے نام منتقل کردیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم شیخ ہدایت اللہ صاحب (بیٹا)
۲۔ مکرم شیخ بشارت اللہ صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرم شیخ محمد صادق صاحب (بیٹا)
۴۔ مکرم شیخ ولی اللہ صاحب (بیٹا)
۵۔ محترمہ نصرت بیگم صاحبہ (بیٹی)
۶۔ محترمہ ناصرہ صدیقہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

بازیافتہ کیلکولیٹر

○ ایک عدد کیلکولیٹر ڈگری کالج روڈ سے ملا ہے۔ جن صاحب کا ہو وہ نشانی بتا کر حاصل کرلیں۔

رانا محمد قاسم

مکان ۴/ ۲۳ دارالعلوم غربی نمبر ۱۔ ربوہ

خبریں

ربوہ : 5- اپریل- 1994ء
کل رات تیز بارش ہوئی۔
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنے والد ذوالفقار علی بھٹو کی برسی کے موقعہ پر گڑھی خدا بخش میں کہا کہ قومی ہیرو بھٹو ہمیشہ عوام کے دلوں میں زندہ رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ۴۔ اپریل کو انسانی تاریخ کی عدالت نے بھٹو کے حق میں فیصلہ دیا تھا اور میں اپنے والد کا مشن آگے بڑھاؤں گی۔ انہوں نے کہا غربت اور ناانصافی کے خاتمے تک بھٹو ازم موجود رہے گا۔

○ سوہاوہ کے قریب ریل کار کے حادثہ کے آٹھ گھنٹے بعد اسی علاقہ میں دو اور حادثات میں ۱۸۔ افراد جاں بحق ہو گئے۔ لاہور سے پشاور جانے والی بس سوہاوہ کے قریب ٹائر برسٹ ہو جانے کے باعث ۵۰ فٹ گہرے گھڈ میں گر گئی جس سے ۱۳۔ مسافر جاں بحق اور ۲۵ زخمی ہو گئے۔ مندرہ کے قریب ویگن اور ٹرک میں تصادم کے نتیجہ میں ۵۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ اس طرح آٹھ گھنٹوں میں سات کلومیٹر علاقے میں تین خوفناک حادثے ہوئے۔

○ پاکستان ریلوے کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ریل کار کے حادثہ میں جاں بحق ہونے والے ہر مسافر کے لواحقین کو پاکستان ریلویز ۵۰ ہزار روپے دے گا۔ جبکہ تمام زخمیوں کے علاج معالجے کے لئے اخراجات بھی پاکستان ریلوے برداشت کرے گا۔

○ سپریم کورٹ نے ۱۶ ستمبر ۱۹۹۳ء تک درآمد کی گئی ییلو کیب اصل مالکان کو دینے کی اجازت دے دی ہے جنہوں نے تمام ضروری واجبات ادا کر دئے ہیں۔ لیکن اگر درآمد کنندہ رقم کا بقیہ ۹۰ فی صد ادا کرنے سے انکار کرے تو ڈیلر پوری رقم اور ڈیوٹی ادا کر کے پرائیویٹ کار کے طور پر فروخت کر سکے گا۔ ڈیوٹی کی شرح ۷۵ فی صد ہو گی۔ عدالت نے کہا کہ وہ بینک کو قرضہ دینے پر مجبور نہیں کر سکتی۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ ۲۳ مارچ ۱۹۹۴ء سے عدلیہ انتظامیہ سے الگ ہو چکی ہے اب اگر کوئی انتظامی مجسٹریٹ جوڈیشل فیصلہ کرے گا تو وہ کالعدم ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اگر دونوں کو الگ نہیں کرنا چاہتی تو آئین میں ترمیم کر دے۔

○ وائس آف امریکہ کے مطابق پاکستان اور بھارت میں جوہری ہتھیاروں کی عدم پھیلاؤ کی ترغیب دلانے کے لئے امریکی نائب وزیر خارجہ ٹالبوٹ کو جو دونوں ملکوں کا دورہ کر رہے ہیں کوئی کامیابی ہوتی نظر نہیں آ رہی ہے۔ وائس آف امریکہ کے نامہ نگار کا کہنا ہے کہ موجودہ صورتحال میں ایشیا میں آئندہ چند برسوں میں جوہری جنگ شروع ہونے کا خطرہ ہے جو دنیا میں کہیں اور نہیں۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری اور نو منتخب سینیٹروں کے انتخاب کے خلاف دائر کی گئی رٹ درخواستیں لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے مسترد کر دی ہے۔ درخواست میں کہا گیا تھا کہ غیر آئینی حیثیت والے قائم مقام گورنروں نے ارکان اسمبلی سے حلف لیا جس سے سب کی حیثیت غیر آئینی ہو گئی۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ میں کارکن قتل نہیں کرانا چاہتی تھی اسی لئے شوہر کی قبر پر نہیں گئی۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے صدر و سینیٹر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ ایم۔ کیو۔ ایم محب وطن سیاسی جماعت ہے۔ اور ہمارا ایم کیو ایم سے مکمل اتحاد ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرنے والے ہیں۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما چیئرمین ذوالفقار علی بھٹو کی پندرہویں برسی امن و سکون سے گزر گئی اور کوئی ناخوش گوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے لاڑکانہ میں اور نصرت بھٹو نے کراچی میں برسی کی تقریبات میں شرکت کی۔ مرتضیٰ بھٹو نے جیل میں برسی منائی۔

○ لیبیا کے وزیر خارجہ عمر مصطفیٰ المنتظر اور پاکستان کے وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے دونوں ملکوں کے تعلقات کو فروغ دینے پر بات چیت کی۔ اس کے علاوہ علاقے کی صورت حال اور کشمیری عوام پر بھارتی مظالم کے متعلق بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ بلدیاتی اداروں میں خرابیاں موجود ہیں۔ اس لئے نظام میں تبدیلی لائی جا رہی ہے۔ اس کے بعد انتخابات کا انعقاد ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ایسے قوانین کی طرف توجہ دے رہی ہے کہ عوام اپنے فیصلے خود کریں۔

○ چیف جسٹس مسٹر جسٹس نسیم حسن شاہ کو اسلامی نظریاتی کونسل کا چیئرمین بنانے کا اصولی فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ اور اس ضمن میں وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کو سمری بھیج دی گئی ہے۔

○ گذشتہ روز سوہاوہ کے قریب حادثہ کا شکار ہونے والی ریل کار کے انجن ڈرائیور نے حادثہ کو تخریب کاری قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اگر وہ ایمرجنسی بریک نہ لگاتے تو مسافر ٹرین ۴۰ فٹ گہرے گھڈے میں جا گرتی اور بہت زیادہ نقصان ہوتا۔ جبکہ بعض دوسرے ذرائع کا کہنا ہے کہ ریل کا حادثہ بریک بلاک پھنسنے سے پیش آیا۔ اور اب اپنی نا اہلی و غفلت چھپانے کے لئے اسے تخریب کاری قرار دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

○ پاکستان نے مقبوضہ جموں کشمیر کے شہریوں کے علاوہ دیگر تمام بھارتی شہریوں کو واہگہ کے راستے پاکستان میں داخل ہونے پر پابندی لگا دی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے مزید ۵۔ افراد کو تشدد کر کے شہید کر دیا۔ بھارتی فوجیوں نے دو کمسن بچیوں کو اغوا کر لیا۔ اس کے علاوہ بیج بہاڑہ سے ۲۔ افراد کی گولیوں سے چھلنی لاشیں ملی ہیں۔

○ شمالی کوریا نے اپنی ایٹمی تنصیبات کے مزید معائنے کے لئے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی اپیل مسترد کر دی ہے۔ شمالی کوریا کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ وہ اپنی ایٹمی تنصیبات کا پہلے ہی جو معائنہ کرا چکا ہے وہی کافی ہے۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے بزرگ سیاست دان میاں ممتاز دولتانہ سے لاہور میں ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی اور ان سے باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو کی۔

○ اقوام متحدہ کے اعلیٰ سطحی وفد نے وزیراعظم افغانستان گلبدین حکمت یار سے ملاقات کی اور افغانستان میں امن قائم رکھنے کے متعلق گفت و شنید کی۔

ضروری اعلان

○ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ الفضل میں اشتہار شائع کرنے یا اعلان کروانے کیلئے محترم امیر صاحب جماعت مکرم صدر صاحب حلقہ یا مکرم مربی صاحب حلقہ کی تصدیق ضروری ہے۔

(مینیجر)

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	25	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	40	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکلنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیمنز ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

اکرم جیولرز

بازار فیصل کریم آباد چورنگی
کراچی

پروپرائیٹرز:
میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

فون: ۶۳۲۵۵۱۱
۶۳۲۰۳۴۴